جواب نمبر (۲)

زکوۃ :

زکوۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ جو کہ ہر مسلمان مرد و عورت
پر فرض ہے جو کہ صاحب جائیداد ہو۔ زکوۃ حق ہے ایک
مسلمان کا دوسرے مسلمان پر

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :
زکوۃ دیتے رہو اور دوسرے کا حق نہ مارو۔

اسلامی معاشرے میں زکوۃ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔
جس کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

زکوۃ کے فوائد :

روحانی فوائد

۱) محبت الٰہی کا حصول

ارشاد باری تعالیٰ ہے " ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں"۔
کلمہ شہادت پڑھنا اس بات کی گواہی ہے۔ مومن اپنے جان و مال
سے زیادہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔

۲) بخل کی صفت زائل ہونا

زکوۃ ادا کرنے سے انسان میں بخل کی صفت زائل ہو جاتی ہے
بخل کرنے والا اللہ کو ناپسند ہے۔

۳) نعمت خداوندی کا شکرانہ

زکوۃ ادا کرنا شکرانے کی ایک شکل ہے۔ جو کہ اللہ کی طرف سے
فرض کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ بندے کو مال عطا کر کے اس
کی آزمائش کرتے ہیں۔ جو کہ زکوۃ ادا کرنے سے ہوتا ہے۔

~~معاشی فوائد~~ / سماجی فوائد و اخلاقی فوائد

فلاحی

زکوۃ انسان کی فلاح و بہبود کا ضامن ہے۔ اس سے باہمی
محبت و خلوص پیدا ہوتا ہے اور رنجشوں اور اختلافات کا خاتمہ
ہوتا ہے۔

باہمی محبت کا فروغ

منصفانہ تقسیم دولت سے باہمی محبت کا رشتہ بڑھتا ہے اختلافات
ختم ہوتے ہیں۔ اور معاشرے کے افراد میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔

معاشرتی ترقی

اس سے باہمی یکجہتی کی فضا قائم ہوتی ہے سود سے نجات ملتی
ہے اور معاشرہ ترقی کرتا ہے۔

گردشِ دولت
زکوۃ ادا کرنے سے دولت چند ہاتھوں میں سمٹ کر نہیں رہتا۔ گردشِ دولت سے معاشرہ و ملک بہت سی برائیوں سے بچ جاتا ہے اور ترقی کرتا ہے۔ جیسے کہ گردشِ دولت سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:
"تاکہ دولت تمہارے دولت مندوں کا مالِ لین ہی نہ رہے"۔

معاشی ترقی:
زکوۃ ادا کرنے سے امیر و غریب کا درمیان فاصلہ مٹ جاتا ہے۔ کم ہو جاتا ہے۔ محبت کی احساس پیدا ہوتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ بیروزگاری اور گداگری ختم ہو جاتی ہے۔ سود کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

خلاصہ: زکوۃ ایک فرض ہے۔ سود کا خاتمہ ہوتا ہے اس سے معاشرہ ترقی کرتا ہے۔ دولت چند لوگوں کے پاس نہیں رہتی بلکہ گردش میں ہوتی ہے۔ اور انسان کے دل میں اللہ اور انسانوں کی محبت پیدا کرتی ہے۔

جواب نمبر (4)
اسلام سے پہلے عورت ایک ناپاک صورت حال سے دوچار تھیں۔ ان کو کوئی بھی حق نہیں ملتا تھا۔ جانوروں سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ اسلام اور سرزمین پاکستان عورت کو تمام بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔ ان کو عزت دی جاتی ہے۔ اسلام سے پہلے ان کو کوئی بھی حق نہیں دیا جاتا تھا۔ اسلام نے لوگوں میں شعور بیدار کیا اور ان کے حقوق و فرائض سمجھائے۔
اسلام سے پہلے لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ ان کو بدنامی اور بے عزتی سمجھا جاتا تھا۔
اسلام واحد مذہب جس نے عورتوں کا حقوق متعارف کروائے

عزت کا حق:
اسلام نے غیر محرم کی طرف نگاہیں اٹھانا سے منع فرمایا ہے
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ پاکیزگی کا باعث ہے۔

تحفظ کا حق
سورۃ النور
اے ایمان والو اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں بغیر اجازت
کے داخل نہ ہو۔ اور اہل خانہ پر سلام کہو۔
اسلام سے پہلے گھر آنے کے اجازت کا خیال نہ تھا اسلام نے
گھر میں موجود خواتین کے تحفظ اور عزت اور رازداری کو
محفوظ فرمایا۔

تعلیم و تربیت کا حق:
اسلام نے عورتوں کے تعلیم کو اہمیت دی۔
حدیث ہے:
علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے
پہلی وحی کا آغاز بھی "اقراء" سے ہوا۔

عہدے حاصل کرنے کا حق
زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا۔ عورتوں کو
جلا دیا جاتا ہے۔ اسلام نے ان کے حق و فرائض مقرر کئے
اور برابری کا حق دیا۔
سیدہ حفصہ علم کی والیہ رہیں:
ازدہ بنت حارث نے یمامہ کی لڑائی میں شرکت کی

جائیداد و ~~[illegible]~~ ملکیت کا حق
اسلام سے پہلے عورتوں کو وراثت کا حق حاصل نہیں تھا
اسلام نے انھیں یہ حق دیا۔
"مردوں کے لیے ان میں سے ہے جو انھوں نے کمایا اور عورتوں
کے لیے ان میں سے ہے جو انھوں نے کمایا۔

نکاح کا حق
نکاح کا حق دیا۔ زمانہ جاہلیت میں رشتوں کی تمیز نہیں
تھی۔ نکاح میں عورت کی مرضی کو اہمیت دی

ازدواجی حقوق:

اسلام نے عورت کو شادی کا حق دیا۔ کہ عورت مرد دونوں کی ملکیت نہیں ہے۔ انھیں اپنی مرضی سے نکاح اور طلاق کا حق حاصل ہے۔

اور ان کا مہر مقرر کیا۔ کہ مہر دے چکے تو ہو لیں نہ تو "

اس طرح میراث میں حصہ دار ٹھہرایا۔ بیٹی، بہن، بیوی ماں کی حیثیت سے۔

رائے دہی کا حق:

ان کو رائے دہی کا حق دیا اور ان کی رائے کو اہمیت دی۔ ایک موقع پر حضرت عمر رض نے عورتوں کے لیے مہر مقدار متعین کرنے کا ارادہ کیا تو ایک عورت کھڑی ہوئی اور کہا کہ آپ کو یہ اختیار نہیں کہ آپ ایسا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مقدار متعین کروائی ہے۔

جواب نمبر (۳)

اسلامی ریاست کی معاشی ذمہ داریاں:

اسلامی ریاست اسلامی اصولوں کی بنیاد پر بنی ہوتی ہے۔ جس میں ہر فرد (مسلمان یا دوسرے مذاہب) کو حقوق و فرائض حاصل ہوتے ہے۔ جسے پورا کرنے سے اسلامی معاشرہ تشکیل پاتا ہے:

اسلامی معاشرہ کی اسلامی ریاست میں انسانیت کی فلاح و بہبود کا ضامن ہے۔ یہ دین و دنیا دونوں کے مفاد کو پیش نظر رکھتا ہے۔ اور مادی ضروریات کے ساتھ ساتھ ذہنی ضروریات بھی پورے ہوتی ہے:

اسلامی ریاست کا نظام کمیونزم، نظام سرمایہ دارانہ اشتراکیت کی نفی کرتا ہے۔ اسلامی ریاست میں اسلامی قانون نافذ ہوتے ہیں جس میں ہر شعبہ کے مسائل حل کرنے اور ترقی کے راز پوشیدہ ہے۔

اسلامی ریاست کے کچھ خصوصیات یہ ہے:

جامع معاشی تصورات کا حامل نظام جس میں نہ اشتراکیت
ہے نہ سرمایہ دارانہ نظام کی جھلک۔ اس میں خواہشات کا
قلع قمع ہو جاتا ہے۔

فقر و فاقہ سے نجات کا نظام: زکوۃ ادا کرنے سے معتدل
نظام وجود میں آتا ہے۔ غربت کا خاتمہ کرتا ہے۔

افراط و تفریط سے پاک نظام

نہ تو بخل ہو نہ فضول خرچی۔ دونوں کے درمیان رہنے کی تاکید
کی گئی ہے

منصفانہ تقسیم دولت ہو

وراثت کا نظام، زکوۃ، بیت المال اور اوقاف کے ادارے ہوں

حلال اور حرام میں تمیز ہو

کاروبار کرنے میں آزادی

اشتراکیت میں کاروبار کرنے پر پابندی ہوتی ہے۔ اسلام میں
پوری آزادی ہے۔ لیکن حرام کی ممانعت کی گئی ہے۔

عدل و مساوات:

اسلامی ریاست میں عدل و مساوات ہوتی ہے۔ برابری کے
حقوق ہوتے ہیں۔ اور فرائض بھی۔ ہر شخص پر لازم ہے
دوسرے کے حقوق کا خیال رکھے

صدقات واجبہ

زکوۃ، عشر، اور وراثت کا حامل نظام ہوتا ہے۔
اس سے گردش دولت ہوتی ہے۔ سورۃ البقرہ
"اللہ کے راستے میں خرچ کرو"

مسائل کا حل:

اتحاد امت

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو تفرقہ نہ پھیلاؤ"

دفاع

دفاع جنگی طرز پر ہو جدید اسلحہ سازی ہو۔

تعلیم و تربیت

ناخواندگی ختم کی جائے۔ دینی تعلیم کا بندوبست کیا جائے جدید تعلیم کا تقا

معیشت

مشترکہ کرنسی ہو۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہو۔ تجارت پر پابندی نہ ہو۔

سود سے پاک نظام ہو۔
معاشرتی
حجاب کو فروغ دیا جائے۔ بے راہ روی ختم کی جائے تعلیم عام
کیا جائے۔ اخلاقی اصولوں کی پاسداری ہو۔
قرآن پاک اور سنت رسول پر عمل ہو۔
قانون اور انصاف
مشترکہ پارلیمانی نظام ہو۔
عدالت اسلامی اصولوں کے مطابق ہو۔
انصاف سب کے لیے یکساں ہو

جواب نمبر (۳)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اے ایمان والو انصاف
پر قائم رہو۔ اور خدا کے لیے سچی گواہی دو خواہ اس میں
اپنا نقصان ہی ہو۔ اور خواہش نفس میں عدل کو نہ
چھوڑنا۔ اور دوسری جگہ ارشاد ہے قرآن پاک میں کہ
اللہ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے۔

اسلامی سیاسی نظام میں عدل کو بہت اہمیت حاصل ہے
سورۃ النحل:
بے شک اللہ عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔
ایک مرتبہ علی رض کو قاضی کے عدالت میں پیش کیا گیا
تو آپ نے بغیر کسی تردد کے پیش پیش ہوئے اور
اپنا دفاع کیا۔
اگر حاکم وقت قانون سے بالاتر ہو تو سیاسی نظام
اسلامی نہیں رہتا اور ایک نظام کے خراب ہونے سے
سارے نظام میں مسائل بن جاتے ہیں جو کہ معاشرے
اور ملک کی تباہ حالی کا ضامن بن جاتا ہے
ایک مرتبہ عرب کی ایک امیر عورت نے چوری کی تو اس
کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا گیا۔ لوگوں نے سفارش کروائی
تو آپ ص نے فرمایا بے شک اگر میری بیٹی فاطمہ رض بھی
چوری کرتی اس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔

اسلامی نظام حیات میں سب برابر ہے۔ معاشرے کے ہر
فرد کو حقوق اور فرائض حاصل ہیں۔ اگر کوئی اس کو
سلب کرے تو عدالت اسے انصاف فراہم کرے۔
قرآن مجید میں ارشاد ہے

"اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل و انصاف
سے کرو۔"

تمام انسانوں پر اسلامی مملکت میں ایک جیسے قانون لاگو ہیں
انصاف کے معاملے میں اعلیٰ و ادنیٰ، امیر غریب، آقا و غلام
کی کوئی تمیز نہیں۔ عدل سب کے لیے برابر ہے۔
قرآن پاک میں ہے دشمن قوم سے بھی انصاف کرو۔
اسی بنیاد پر حضرت علیؓ کے خلاف قاضی وقت نے
ایک یہودی کے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ قانون کی پاسداری
کے لیے عدل و انصاف سچائی اور دیانت ایثار و قربانی
انسانیت میں شامل ہے۔